120664 - خاوند اذيت سے دوچار كرے اور خرچ كم دے تو كيا طلاق لے سكتى ہے ؟

سوال

جو خاوند اپنى بيوى اور دودھ پيتے بچے كے اخراجات اتنے كم ديتا ہے كہ وہ ايك ہفتہ كے ليے بھى كافى نہيں ہوتے، كبھى قرض كا بہانہ اور كبھى گاڑى خراب ہونے كا بہانہ بناتا ہے، اور ہر بار اور قرض لے ليتا ہے، جب بيوى كو دينے كى بارى آتى ہے تو ميكے والوں سے لے كر خرچ كرنے كا كہتا ہے، يا كہتا ہے تم اپنى كمائى سے خرچ كرو، ہر وقت بيوى پر سب و شتم كرتا رہتا ہے.
ليكن اس كے مقابلہ ميں اپنے بہن بھائيوں اور والدين پر خرچ كرتا ہے حالانكہ وہ محتاج بھى نہيں، بلكہ وہ اسے گندى او رمخرب الاخلاق فلميں ديتے ہيں تا كہ بيوى كو چھوڑ دے ہر وقت بچے چھيننے كى دھمكى ديتا ہے كہ اگر طلاق لى تو بچہ چھين ليا جائيگا، پھر تم اسے قانون كے مطابق صرف ہفتہ ميں ايك بار ہى ديكھ سكو گى، اور وہ بھى ميرى مرضى سے جب ميں چاہوں ديكھ سكو گى، برائے مہربانى مجھے بتايا جائے كہ اس طرح كے حالات ميں كيا حكم ہے، آيا بيوى طلاق طلب كر سكتى ہے يا نہيں، اللہ تعالى آپ كو جزائے خير عطا فرمائے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

الحمد للہ:

اول:

سوال نمبر (10680) كے جواب ميں خاوند اور بيوى دونوں كے حقوق كا تفصيلى بيان گزر چكا ہے، آپ اس كا مطالعہ ضرور كريں.

ازدواجى زندگى سختى و جبر اور قہر و غم اور پريشانى پر قائم نہيں، بلكہ يہ تو الفت و محبت و مودت پر قائم ہوتى ہے، اسى ليے شادى اللہ سبحانہ و تعالى كى نشانيوں ميں سے ايك نشانى قرار دى گئى ہے، جس گھر ميں خاوند اور بيوى آپس ميں ايك دوسرے سے حسن معاشرت اوراچھا سلوك نہيں كرتے اور محبت و مودت قائم نہيں ركھتے، اور اللہ تعالى كى جانب سے واجب كردہ حقوق كى ادائيگى نہيں كرتے وہ گھر كبھى بھى سعادت مند نہيں كہلاتا.

خاوند اور بیوی کو چاہیے کہ اگر وہ اپنا حق مانگتا ہے تو اسے دوسرے کا حق پہلے ادا کرنا چاہیے، جیسا کہ سوال میں بیان کیا گیا ہے یہ خاوند اپنی بیوی اور بچے کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کا مرتکب ہوا ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے آپ اور اپنے پروردگار اللہ تعالی کے حق میں کوتاہی کا مرتکب ٹھرا ہے، اسے نصیحت کی ضرورت ہے کہ کوئی ناصح شخص اسے بہتر طریقہ سے وعظ کرے، اور اسے اللہ کی یاد دلائے کہ کل روز قیامت اللہ کے سامنے پیش ہو کر تم نے اپنی بیوی اور بچے کے بارہ میں جواب بھی دینا ہے، اور اللہ کی جانب سے اسے بیوی اور بچوں کی دیکھ بھال کی جو ذمہ داری دی گئی ہے اس کی باز پرس بھی کی جائیگی.

اور اسی طرح کسی دوسرے مسلمان شخص کو اور خاص کر اپنی بیوی جو اس کے بچوں کی ماں ہے پر سب و شتم حرام ہے، اور اسی طرح مخرب الاخلاق اور گندی فلمیں قبول اور حاصل کرنا بھی حرام ہیں جہ جائیکہ ایسی گندی فلموں کا مشاہدہ کیا جائے، اور سودی قرض حاصل کرنا بھی اللہ نے حرام کیا ہے، اسی طرح اس کے لیے بیوی پر تنگی کرنا اور اسے اذیت دینا بھی حلال نہیں کہ بیوی کے حقوق کی ادائیگی نہ کر کے اسے اذیت سے دوچار کرے، ان حقوق میں بیوی اور بچے کے اخراجات بھی شامل ہیں، اسلام نے خاوند پر بیوی کے اخراجات واجب کیے ہیں چاہے بیوی کتی بھی مالدار ہو ا سکا خرچ خاوند ہی برداشت کریگا.

بیوی کی ملازمت اور اس کے متعلقہ امور کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (103422) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

دوم:

خاوند کے برے سلوک اور سوء اخلاق اور نان نفقہ نہ دینے یا پھر حقوق زوجیت میں کوتاہی کرنے کی بنا پر بیوی کے لیے طلاق کا مطالبہ کرنا جائز ہے، اور اسے پورے حقوق دیے جائیں گے، جو عورت بھی کسی شرعی سبب کی بنا پر طلاق طلب کرے وہ طلاق طلب کرنے کی وعید میں شامل نہیں ہوتی کیونکہ بغیر کسی شرعی سبب کے طلاق طلب کرنا جائز نہیں ہے.

ثوبان رضی اللہ تعلی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس عورت نے بھی بغیر کسی سبب کے اپنے خاوند سے طلاق طلب کی اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1187) سنن ابو داود حدیث نمبر (2226) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2055) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" عورت کا اپنے خاوند سے طلاق طلب کرنے کے سلسلہ میں وعید والی جتنی بھی احادیث ہیں وہ بغیر کسی سبب پر طلاق طلب کرنے پر محمول ہیں "

دیکھیں: فتح الباری (9 / 402).

بیوی کے لیے اپنے خاوند سے طلاق طلب کرنے کے اسباب معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (20002) اور (101912) اور (13243) اور (13803) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

سوم:

مزید آپ سوال نمبر (8189) اور (9463) کے جوابات بھی دیکھیں یہ خاصے اہمیت کے حامل ہیں.

خلاصہ یہ ہوا کہ:

یا تو بیوی اپنے خاوند کی اذیت و تکلیف پر صبر کرتے ہوئے اس کی اصلاح کی کوشش کرے، اور براہ راست اصلاح کے لیے بات نہ کرے بلکہ وہ عقل و دانش رکھنے والے کسی مصلح شخص کو درمیان میں ڈالے جو حکمت کے ساتھ یہ کام سرانجام دے.

یا پھر اگر اصلاح کی کوشش کامیاب نہ ہو، اور خاوند اس کے ساتھ رویہ تبدیل نہ کرے تو پھر وہ طلاق کا مطالبہ کر سکتی ہے اور طلاق کی صورت میں اسے سارے اور مکمل حقوق حاصل ہونگے.

ان حقوق میں بچہ ماں کی پرورش میں ہوگا، اور اگر خاوند طلاق دینے سے انکار کرے اور بیوی خاوند کے رویہ کو برداشت نہ کر سکے تو وہ مہر سے دستبردار ہو کیا اپنے آپ کو چھڑانے کے لیے خاوند سے خلع حاصل کر سکتی ہے.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (101423) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .